بخدمت مخدوم العلماء حضرت اقدس مولانا خلیل الرحمن سجاد نعمانی صاحب حفظہ اللہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

بارگاہِ لم یزل سے امید واثق ہے آنجناب بعافیت دینی خدمات میں مصروف ہوں گے اللہ تعالیٰ آپ کی مساعی جمیلہ کو قبول فرمائے اور امت اسلام کو آپ کے عظیم الشان منافع سے متنفع فرمائے آمین

ازاں بعد بندہ نیازمند نہایت ادب سے عرض گزار ہے کہ حال ہی میں عالمی حالات کے تناظر میں آنجناب نے ایران کی حمایت سے متعلق جو ارشاد فرمایا حاصل جس کا یہ ہے کہ اگرچہ نظریاتی نقطہ نگاہ سے ہمارا موقف وہی ہے جو راس العلماء حضرت نعمانی رحمۃ اللہ علیہ کے استفتاء،،۔۔۔۔متفقہ فیصلہ ،، میں درج ہے اس کے باوجود موجودہ دور میں ایران کی حمایت کرنی چاہیے،،

گویا امریکا، اسرائیل اور ایران پر مشتمل یہ تکون شرعی حکم کے اعتبار سے ہیں تو سبھی ایک ہی مگر ان میں بد اور بدتر کا فرق ہے لہذا امریکا واسرائیل کے بلمقابل ایران کو ترجیح دی جاسکتی ہے

راقم کے خیال میں اس مسئلہ پر اجتہاد کا درکھول کر جو رائے زنی کی جارہی ہے وہ نہ تو شرعی قواعد کے میزان پر درست قرار پاتی ہے اور نہ ہی دلائل شرعیہ کے میزان پر کوئی وزن حاصل کر پارہی ہے یقینا انجناب تائید فرمائیں گے کہ جس کسی گروہ کے مومن یا غیر مومن ہونے کا مسئلہ اعتقادی ہے نہ کہ اجتہادی ! اسی طرح کفار کے درمیان فرق ضرر کا مسئلہ بھی اعتقادی ہے نہ کہ اجتہادی چنانچہ نص صریح میں جہاں دشمنان اسلام کے مابین یہ فرق بیان کیا گیا ہے کہ

لَتَجِدَنَّ أَشَدَّ النَّاسِ عَدَاوَةً لِلَّذِينَ آمَنُوا الْيَهُودَ وَالَّذِينَ أَشْرَكُوا وَلَتَجِدَنَّ أَقْرَبَهُمْ مَوَدَّةً لِلَّذِينَ آمَنُوا الَّذِينَ قَالُوا إِنَّا نَصَارَى ذَلِكَ بِأَنَّ مِنْهُمْ قِسِّيسِينَ وَرُهْبَانًا وَأَنَّهُمْ لَا يَسْتَكْبِرُونَ (مائدہ/۸۲)

وہاں اسی مالک مہربان نے اپنی زبان سے خود کو مومن کہنے والے دشمنان صحابہ مضرت بیان کرتے ہوئے یہ اعلان بھی فرمایا ہے کہ:

وَالَّذِينَ اتَّخَذُوا مَسْجِدًا ضِرَارًا وَكُفْرًا وَتَفْرِيقًا بَيْنَ الْمُؤْمِنِينَ وَإِرْصَادًا لِمَنْ حَارَبَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ مِنْ قَبْلُ وَلَيَحْلِفُنَّ إِنْ أَرَدْنَا إِلَّا الْحُسْنَى وَاللَّهُ يَشْهَدُ إِنَّهُمْ

لَكَاذِبُونَ (توبہ/۱۰۷)

اس بیان سے جہاں یہ معلوم ہورہا ہے کہ اس گروہ نے اہل اسلام کو صفحہ ہستی سے مٹانے کے لئے مسجد صحابہ کے مقابلے میں چار نکاتی ایجنڈے کے تحت ایک عمارت تیار کی جس میں:

(۱) ۔۔۔،،ضرارا،، (۲) ۔۔۔،،کفرا،، (۳) ۔۔۔،،تفریقا بین المومنین،،

(۴) ۔۔۔،،ارصاد لمن حارب اللہ ورسولہ،، شامل تھے۔ پھر اس پر،،مسجد،، کا ایسا مقدس لبادہ ڈالا کہ اصل صورت حال کا کسی صحابی تو کیا تمام کمالات کی مجسمہ ہستی کو بھی پتہ نہ چل سکا یہاں تک کہ علم وحی نے اصل صورت حال کو کھولا

وہاں یہ حقیقت بھی اظہر من الشّمس ہورہی ہے کہ اپنی زبان سے خود کو مومنین کہنے والے دشمنان صحابہ کے بارے میں کوئی دینی یا عداوت وسطح عداوت کی رائے قائم کرنا کوئی اجتہادی مسئلہ نہیں جس کا پتہ علم وحی کے بغیر کسی بھی ذریعہ علم سے چلایا جاسکے، جب صحابہ کرام جیسے کمال علم وفہم وفراست ایمانی رکھنے والے حتی کہ عقل نبوت سے سرفراز ہستی بھی علم وحی کے بغیر ان کی حقیقت نہیں جان سکے تو پھر کسی اور کی بھلا کی مجال؟

پس نص قطعی کے اس بیان سے واضح ہوگیا کہ بالفرض کسی غیر مسلم گروہ کی سطح عداوت تجربہ یا دیگر علوم سے معلوم ہو بھی سکے تب بھی اپنی زبان سے خود کو مومنین کہنے والا دشمنان صحابہ کا یہ وہ گروہ ہے جنہوں نے مسجد صحابہ کے مقابلہ میں مسجد کے لیبل تلے الگ عبادت خانہ، اذان صحابہ کے مقابلے میں الگ اذان، نماز صحابہ کے مقابلہ میں الگ نماز، حج صحابہ کے مقابلہ میں الگ طریقہ حج وغیرہ پورا کا پورا دین وضع کیا ہوا ہے کم ازکم ان کے بارے میں عداوت یا سطح عداوت کی کوئی رائے قائم کرنا علم وحی کی رہنمائی کے بغیر ہرگز درست نہیں ہوسکتا

پس راقم الحروف علم وحی کی اس رہنمائی سے اس عقیدے پر قائم ہوگیا ہے کہ کم ازکم اس گروہ کی عداوت کے عقل وفہم یا کسی قسم کا اجتہاد سوا نقصان اور بربادی کے کوئی فائدہ نہیں دے سکتا اس قرآنی اصول کی روشنی میں ملاحظہ کیا جائے تو اہل ایمان سے اس گروہ کی دشمنی کی ایک جھلک سورۃ نساء کی درج ذیل آیات میں دیکھی جاسکتی ہیں۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا بِطَانَةً مِنْ دُونِكُمْ لَا يَأْلُونَكُمْ خَبَالًا وَدُّوا مَا عَنِتُّمْ قَدْ بَدَتِ الْبَغْضَاءُ مِنْ أَفْوَاهِهِمْ وَمَا تُخْفِي صُدُورُهُمْ أَكْبَرُ قَدْ بَيَّنَّا لَكُمُ الْآيَاتِ إِنْ كُنْتُمْ تَعْقِلُونَ هَا أَنْتُمْ أُولَاءِ تُحِبُّونَهُمْ وَلَا يُحِبُّونَكُمْ وَتُؤْمِنُونَ بِالْكِتَابِ كُلِّهِ وَإِذَا لَقُوكُمْ قَالُوا آمَنَّا وَإِذَا خَلَوْا عَضُّوا عَلَيْكُمُ الْأَنَامِلَ مِنَ الْغَيْظِ قُلْ مُوتُوا بِغَيْظِكُمْ إِنَّ اللَّهَ عَلِيمٌ بِذَاتِ الصُّدُورِ إِنْ تَمْسَسْكُمْ حَسَنَةٌ تَسُؤْهُمْ وَإِنْ تُصِبْكُمْ سَيِّئَةٌ يَفْرَحُوا بِهَا وَإِنْ تَصْبِرُوا وَتَتَّقُوا لَا يَضُرُّكُمْ كَيْدُهُمْ شَيْئًا إِنَّ اللَّهَ بِمَا يَعْمَلُونَ مُحِيطٌ (آل عمران/ ۱۱۸ تا ۱۲۰)

یقیناً اس طرح کی دیگر آیات آپ سے مخفی نہیں لہٰذا از راہ اختصار ایک مزید قرآنی ہدایت ملاحظہ فرمائیں

وَإِذَا رَأَيْتَهُمْ تُعْجِبُكَ أَجْسَامُهُمْ وَإِنْ يَقُولُوا تَسْمَعْ لِقَوْلِهِمْ كَأَنَّهُمْ خُشُبٌ مُسَنَّدَةٌ يَحْسَبُونَ كُلَّ صَيْحَةٍ عَلَيْهِمْ هُمُ الْعَدُوُّ فَاحْذَرْهُمْ قَاتَلَهُمُ اللَّهُ أَنَّى يُؤْفَكُونَ (منافقون/ ۴)

جب تم ان کو دیکھو تو ان کے ڈیل ڈول تمہیں بہت اچھے لگیں ، اور اگر وہ بات کریں تو تم ان کی باتیں سنتے رہ جاؤ، ان کی مثال ایسی ہے جیسے یہ لکڑیاں ہیں جو کسی سہارے سے لگی رکھی ہیں یہ ہر چیخ پکار کو اپنے خلاف سمجھتے ہیں یہیں ہیں جو (تمہارے) دشمن ہیں۔ اس لئے ان سے ہوشیار رہو۔ اللہ کی مار ہو ان پر، یہ کہاں اوندھے چلے جا رہے ہیں۔

علمائے مفسرینؒ کے ارشادات

فيه ما يشعر بحصر العداوة في المنافقين مع وجودها في المشركين واليهود ، ولكن إظهار المشركين شركهم، وإعلان اليهود كفرهم مدعاة للحذر طبعاً (أضواء البيان)

اس آیت میں پائے جانے والے حصر کے لفظ سے یہ احساس پیدا ہوتا ہے کہ دشمنی صرف منافقوں تک محدود ہے، حالانکہ (اہل اسلام سے دشمنی وعداوت تو) مشرکین اور یہودیوں میں بھی موجود ہے۔ تاہم مشرکین کا اپنے شرک کا کھلا مظاہرہ اور یہودیوں کا اپنے کفر کا اعلان فطری طور پر ان کی دشمنی ظاہر کر

دیتا ہے جس کی وجہ سے مسلمان ان سے محتاط رہتے ہیں۔

{هم العدو فاحذرهم} : أي العدو التام العداوة فاحذرهم أن يفشوا سرك أو يريدوك بسوء (أیسر التفاسیر)

یعنی وہ کامل مکمل دشمنی رکھتے ہیں۔ان سے (ہر وقت) ہوشیار رہیں ایسا نہ ہو کہ وہ آپ کا راز فاش کر دیں یا آپ کو نقصان پہنچانے میں کامیاب ہو جائیں۔

{هم العدو فاحذرهم} أي لا تأمنهم فإنهم وإن كانوا معك ويظهرون تصديقك أعداء لك فاحذرهم ولا تأمنهم على سرك لأنهم عيون لأعدائك من الكفار ينقلون إليهم أسرارك (خازن)

ان پر بھروسہ نہ کریں، کیونکہ اگرچہ وہ آپ کے ساتھ ہیں اور آپ پر یقین کرتے نظر آتے ہیں مگر حقیقت میں وہ آپ کے دشمن ہیں۔ان سے بچو اور اپنے راز ان کے سپرد نہ کرو کیونکہ یہ کافروں میں سے تمہارے دشمنوں کے جاسوس ہیں اور تمہارے راز ان تک پہنچاتے ہیں۔

ولا تلتفت إلى ظاهرهم فإنهم الكاملون في العداوة بالنسبة إلى غيرهم (رازی)

ان کی ظاہری حالت پر بھروسہ مت کریں اس لئے کہ وہ دوسروں کے مقابلے میں دشمنی میں سب سے زیادہ ہیں۔

هم العدوّ يا محمد فاحذرهم، فإن ألسنتهم إذا لَقُوكم معكم وقلوبهم عليكم مع أعدائكم، فهم عين لأعدائكم عليكم (طبری)

اے محمد، یہ دشمن ہیں، لہٰذا ان سے بچو، کیونکہ جب وہ تم سے ملتے ہیں تو ان کی زبانیں تمہارے ساتھ ہوتی ہیں، لیکن ان کے دل تمہارے دشمنوں کے ساتھ ہوتے ہیں۔ وہ تمہارے خلاف تمہارے دشمنوں کے جاسوس ہیں۔

فحصر العداوة فيهم؛ لأنهم مخادعون (تفسیر العثیمین)

پس اللہ جل شانہ نے دشمنی کو،،حصر،، کا لفظ لا کر ان تک محدود رکھا کیونکہ وہ فریب خور تھے۔

هم عدوٌّ لك - يا محمد- فاحْذَرْهم ، ولا يَغُرَّنَّك تَبَسُّطهم في الكلام على وجهِ التودُّدِ والتقرُّب (تفسیر القشیر ي)

اے محمد وہ آپ کے دشمن ہیں لہذا ان سے ہوشیار رہو، اوران کی کھلی اور دوستانہ باتوں سے دھوکہ میں نہ آئیں۔ ﷺ

{هم العَدُوُّ فاحذرهم} أي: لا تأمنهم على سِرِّك، لأنهم عيون لأعدائك من الكفار۔

(زادالمسیر)

اپنے رازوں کے بارے میں ان پر بھروسہ نہ کرو، کیونکہ وہ کافروں میں سے تمہارے دشمنوں کے جاسوس ہیں۔

هم الأعداء الحقيقيون شديدو العداوة لك وللمؤمنين، فخذ حذرك منهم، أخزاهم الله وطردهم من رحمته، كيف ينصرفون عن الحق إلى ما هم فيه من النفاق والضلال؟

(التفسیر المیسر)

یہ حقیقی دشمن ہیں، تمہارے اور مومنین کے سخت دشمن ہیں، لہٰذا ان سے ہوشیار رہو۔ خدا انہیں ذلیل کرے اور اپنی رحمت سے محروم کرے۔ وہ حق سے منہ پھیر کر اپنی منافقت اور گمراہی کی طرف کیسے بھاگے جاتے ہیں؟

ومثل هذا اللفظ يقتضي الحصر، أى لا عدو إلا هم، ولكن لم يرد هاهنا [حصر العداوة فيهم وأنهم لا عدو للمسلمين سواهم بل هذا] من إثبات الأولوية والأحقية لهم فى هذا الوصف، وأنه لا يتوهم بانتسابهم إلى المسلمين ظاهراً وموالاتهم [لهم] ومخالطتهم إياهم أنهم ليسوا بأعدائهم، بل هم أحق بالعدواة ممن باينهم فى الدار، ونصب لهم العداوة وجاهرهم بها. فإن ضرر هؤلاءِ المخالطين لهم المعاشرين لهم - وهم فى الباطن على خلاف دينهم - أشد عليهم من ضرر من جاهرهم بالعداوة وألزم وأدوم،

(جامع لطائف التفسیر)

اس طرح کے الفاظ سے حصر مراد ہوتا ہے، یعنی ان کے سوا کوئی دشمن نہیں۔ تاہم اس کا یہ مطلب نہیں کہ بس یہی دشمن ہیں اوران کے علاوہ فی الواقع کوئی دوسرا دشمن سرے سے موجودنہیں۔ بلکہ یہ بتانا مقصود ہے کہ دشمنی کی فہرست میں ان کواولیت حاصل ہے اوراس بات کی تعلیم دینا ہے کہ ان سے میل جول اور ظاہری وابستگی سے یہ خیال نہ کرلیا جائے کہ وہ دشمن ہی نہیں بلکہ وہ دوسرے کفار کی بہ نسبت دشمنی کے زیادہ مستحق ہیں جو زمین میں ان سے الگ ہیں۔ اور جو کھلم کھلا دشمنی کا اظہار کرتے ہیں اس

لئے کہ ان لوگوں سے زیادہ نقصان پہنچتا ہے بنسبت ان کے کہ جو کھلے عام دشمنی کا اعلان کرتے ہیں۔
کیونکہ ان لوگوں کی طرف سے جو نقصان پہنچایا جاتا ہے جو اہل اسلام کے درمیان رہتے ہیں جبکہ خفیہ طور پر عقائد ان کے خلاف رکھتے ہیں، ان لوگوں کی طرف سے پہنچنے والے نقصان سے زیادہ شدید، مستقل اور دیر پا ہے جو کھلم کھلا اپنی دشمنی کا اعلان کرتے ہیں

اردو تفاسیر سے چند اقتباسات

حضرت مولانا مفتی محمد شفیع رحمت اللہ تعالی علیہ اپنی تفسیر معارف القران میں اس مقام پر یہ ترجمہ نقل فرماتے ہیں کہ:

حقیقت میں یہی لوگ تمہارے پورے دشمن ہیں (معارف القران/تحت الایہ)

،، یہ منافق پکے دشمن ہیں،، (تفسیر مظہری)

یہی تمہارے دشمن ہیں ان کی چکنی چپڑی باتوں اور ثقہ اور مسکین سورتوں کے دھوکے میں نہ آجانا (تفسیر ابن کثیر اردو)

یہی لوگ تمہارے پورے دشمن ہیں (بیان القران از حضرت تھانویؒ)

”ھم العدو فاحذرھم“۔ یعنی ایسے لوگ اسلام اور مسلمانوں کے بڑے سخت دشمن ہیں، انکے مکروہ وکید وضرر رسانی سے ہمیشہ ہوشیار رہنا۔ ”ھم العدو“۔ یعنی بڑے سخت دشمن

اے الکاملون فی العدواۃ (مدارک) (تفسیرِ ماجدی)

یعنی بڑے خطرناک دشمن یہ ہیں ان کی چالوں سے ہوشیار رہو۔ (تفسیرِ عثمانی)

یہ ملعون آپ کے سب سے بڑے دشمن ہیں ان سے بچیے اور ان کی چالوں سے خبردار رہیے وہ کس طرح حق سے کفر وضلال کی طرف پھیرے جارہے ہیں۔ (جواھر القرآن)

منافق خطرناک دشمن۔ والعیاذ باللہ العظیم: سو ارشاد فرمایا گیا اور حصر وقصر کے انداز واسلوب میں ارشاد فرمایا گیا کہ یہی ہیں اصل دشمن، پس تم ان سے بچ کر رہنا، اور ان کے ظاہری لبادے سے دھوکہ نہیں کھانا، یہ کھلے دشمن سے بھی بڑھ کر خطرناک دشمن ہیں، کہ یہ مار آستین ہیں، والعیاذ باللہ۔ سو یہ تو جھوٹ قسموں وغیرہ کے ذریعے اپنے آپ کو بے گناہ ثابت کرنے اور دوسروں کو مشکوک بنانے کی کوشش کرتے ہیں، لیکن تمہارے اصل دشمن یہی ہیں، اس لیے تم ان سے محتاط اور چوکنا رہنا، نہ ان کے

ساتھ زیادہ میل جول رکھو نہ ان کی مجلسوں میں زیادہ اٹھو بیٹھو، اور نہ ان کے پروگراموں میں بلا ضرورت شرکت کرو، کہ یہ لوگ خطرناک دشمن ہیں، اور یہ ہمیشہ خوف اور ڈر میں مبتلا رہتے ہیں، اور جو دشمن خوف میں رہتا ہے وہ زیادہ خطرناک ہوتا ہے، کیونکہ وہ کسی بھی وقت اور کسی بھی طرح اس کو نقصان پہنچا سکتا ہے الخ (تفسیر مدنی)

یہ مار آستین ہیں۔ اور کافر کھلے دشمن اور ظاہر ہے کہ جو نقصان گھر کا بھیدی پہنچا سکتا ہے وہ باہر کا دشمن نہیں پہنچا سکتا۔ (تفسیر اشرف الحواشی)

هُمُ الْعَدُوُّ فَاحْذَرْهُمْ : "الْعَدُوُّ" خبر پر الف لام لانے سے کلام میں حصر پیدا ہو رہا ہے کہ تمھارے اصل دشمن یہی ہیں، کیونکہ کھلم کھلا کفار کی عداوت ظاہر ہے جس سے بچاؤ آسان ہے، یہ گھر کے بھیدی اور آستین کے سانپ ہیں جو مسلمان بن کر ہر وقت تمھارے ساتھ ہیں۔ ان کی عداوت زیادہ خطرناک ہے اور اس سے بچنا بہت مشکل ہے، اس لیے ان سے ہوشیار رہیں۔

(تفسیر القرآن الکریم۔ تفسیر عبدالسلام بھٹوی)

اہل علم کے درج بالا بیانات کے مطابق اس آیت میں جن لوگوں کا دشمن ہونا بیان کیا گیا ہے وہ دشمنی میں کامل اور دشمنوں کی فہرست میں پہلے نمبر پر اور دشمنی کے میدان میں سب سے بدتر اور خطرناک ہیں،، یہاں ایک عقلی سوال پیدا ہوتا ہے کہ کسی قسم کی لڑائی نہ لڑنے کے باوجود آخر ان کو باقی تمام دشمنوں سے بدتر اور سخت کیوں قرار دیا؟ راقم کے ذھن میں اتا ہے کہ دیگر وجوہات کے علاوہ یہ تین وجوہ بھی ہیں

الف۔ دھوکہ باز ہیں: چنانچہ سورہ بقرہ کی آیت نمبر ۹ میں اللہ جل شانہ نے خود ارشاد فرماتے ہیں

يُخَادِعُونَ اللَّهَ وَالَّذِينَ آمَنُوا

إِنَّ الْمُنَافِقِينَ يُخَادِعُونَ اللَّهَ وَهُوَ خَادِعُهُمْ۔ (نسا/۱۴۲)

وَإِن يُرِيدُوا أَن يَخْدَعُوكَ فَإِنَّ حَسْبَكَ اللَّهُ هُوَ الَّذِي أَيَّدَكَ بِنَصْرِهِ وَبِالْمُؤْمِنِينَ

(ب)۔۔ دوسری وجہ یہ ہے کہ ان کے جسم تو تمہارے ساتھ ہے مگر دل تمہارے ساتھ نہیں۔

قَالُوا آمَنَّا بِأَفْوَاهِهِمْ وَلَمْ تُؤْمِن قُلُوبُهُمْ (مائدہ/۴۱)

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يُعْجِبُكَ قَوْلُهُ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَيُشْهِدُ اللّٰهَ عَلٰى مَا فِي قَلْبِهِ وَهُوَ أَلَدُّ الْخِصَامِ۔ (بقرہ/۲۰۴)

(ج)۔۔تیسری وجہ ان کا مسلمانوں کے خلاف کافروں کے لیے جاسوسی کرنا ہے۔

وَفِيكُمْ سَمَّاعُونَ لَهُمْ وَاللّٰهُ عَلِيمٌ بِالظَّالِمِينَ۔ (توبہ)

سَمَّاعُونَ لِلْكَذِبِ سَمَّاعُونَ لِقَوْمٍ آخَرِينَ لَمْ يَأْتُوكَ (مائدہ/۴۱)

سَمَّاعُونَ لِلْكَذِبِ أَكَّالُونَ لِلسُّحْتِ (مائدہ/۴۲)

سورۃ آل عمران ۔توبہ۔اور منافقون کی درج بالا آیات نے جس صراحت و وضاحت سے اہل ایمان کے بدترین دشمن کا چہرہ بے نقاب کر کے دکھا دیا ہے وہ آنجناب سے مخفی نہیں اب سوال یہ ہے کہ اللہ کریم نے جن کو اس پائے کا دشمن قرار دیا کیا وہ یہودی، یا نصرانی، یا پارسی، سکھ وغیرہ میں سے کوئی ہیں؟ یقیناً اس کا جواب سوائے نفی کے کوئی دوسرا ہرگز نہیں ہوسکتا۔وجہ ظاہر ہے کہ خود اللہ جل شانہ نے ان بدترین دشمنوں کا تعارف صریح الفاظ میں یہ ارشاد فرما کر کروا دیا ہے کہ یہ لوگ،،قَالُوا نَشْهَدُ إِنَّكَ لَرَسُولُ اللّٰهِ،، کہنے والے ہیں یعنی یہ اپنی زبان سے ڈنکے کی چوٹ پر اپنا مومن ہونا بیان کرتے ہیں کہ ہم تو پکے مومن ہیں۔

مگر کیا واقعتاً وہ اپنے اس دعوے میں سچے ہیں؟نہیں ہرگز نہیں بلکہ یہاں اللہ جل شانہ نے ان کی نشانی ہی،،لکاذبون،،کے لفظ سے بیان فرمائی ہے کہ وہ دعوی تو یہی کرتے ہیں مگر جھوٹے ہیں بلکہ صرف ان کا جھوٹا ہونا ہی بیان نہیں فرمایا اس پر اپنی شہادت بھی نازل فرمائی ہے۔

وَاللّٰهُ يَعْلَمُ إِنَّكَ لَرَسُولُهُ وَاللّٰهُ يَشْهَدُ إِنَّ الْمُنَافِقِينَ لَكَاذِبُونَ

اس سے یہ بات دو اور دو چار کی طرح بے غبار اور سورج نصف النہار جیسی واضح ہے کہ یہاں جن دشمنوں کا ذکر آیا ہے یہ وہ گروہ ہے جو اپنا اصل عقیدہ بیان کرنے کے بارے میں جھوٹ بولتے ہیں۔ چنانچہ اسی بات کو اللہ جل شانہ نے سورۃ بقرہ کی آیت نمبر ۱۴۔۔وآیت نمبر ۷۶۔۔سورۃ آل عمران کی آیت نمبر ۱۱۹۔۔۔ سورۃ مائدہ کی آیت نمبر ۴۱۔۔و آیت نمبر ۶۱۔۔۔سورۃ نور کی آیت نمبر ۴۷۔۔۔میں ملاحظہ فرما سکتے ہیں۔

اپنا اصل عقیدہ بیان کرنے میں جھوٹ بولنے کی حد یہ ہے کہ اپنے جھوٹ کو سچ دکھانے میں جھوٹی قسمیں تک کھا جاتے ہیں،

فِي قُلُوبِهِم مَّرَضٌ فَزَادَهُمُ اللَّهُ مَرَضًا وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ بِمَا كَانُوا يَكْذِبُونَ۔

(البقرہ/۱۰)

ان کے دِلوں میں روگ ہے چنانچہ اللہ نے ان کے روگ میں اوراضافہ کردیا ہے اوران کے لئے دردناک سزا تیار ہے، کیونکہ وہ جھوٹ بولا کرتے تھے

فَأَعْقَبَهُمْ نِفَاقًا فِي قُلُوبِهِمْ إِلَىٰ يَوْمِ يَلْقَوْنَهُ بِمَا أَخْلَفُوا اللَّهَ مَا وَعَدُوهُ وَبِمَا كَانُوا يَكْذِبُونَ

(التوبہ/۷۷)

نتیجہ یہ کہ اللہ نے سزا کے طور پر نفاق ان کے دِلوں میں اُس دن تک کے لئے جما دیا ہے جس دن وہ اللہ سے جا کر ملیں گے کیونکہ انہوں نے اللہ سے جو وعدہ کیا تھا، اُس کی خلاف ورزی کی اور کیونکہ وہ جھوٹ بولا کرتے تھے۔

وَيَحْلِفُونَ بِاللَّهِ إِنَّهُمْ لَمِنكُمْ وَمَا هُم مِّنكُمْ وَلَٰكِنَّهُمْ قَوْمٌ يَفْرَقُونَ

(التوبہ/۵۶)

یہ اللہ کی قسمیں کھا کر کہتے ہیں کہ وہ تم سے ہیں حالانکہ وہ تم میں سے نہیں ہیں بلکہ وہ ڈرپوک لوگ ہیں

فَكَيْفَ إِذَا أَصَابَتْهُم مُّصِيبَةٌ بِمَا قَدَّمَتْ أَيْدِيهِمْ ثُمَّ جَاءُوكَ يَحْلِفُونَ بِاللَّهِ إِنْ أَرَدْنَا إِلَّا إِحْسَانًا وَتَوْفِيقًا ۔

(النسا/۶۲)

پھر اُس وقت ان کا کیا حال بنتا ہے جب خود اپنے ہاتھوں کے کرتوت کی وجہ سے ان پر کوئی مصیبت آپڑتی ہے؟ اُس وقت یہ آپ کے پاس اللہ کی قسمیں کھاتے ہوئے آتے ہیں کہ ہمارا مقصد بھلائی کرنے اور ملاپ کرادینے کے سوا کچھ نہ تھا

يَحْلِفُونَ بِاللَّهِ لَكُمْ لِيُرْضُوكُمْ وَاللَّهُ وَرَسُولُهُ أَحَقُّ أَن يُرْضُوهُ إِن كَانُوا مُؤْمِنِينَ.

(التوبہ/۶۲)

(مسلمانو!) یہ لوگ تمہارے سامنے اللہ کی قسمیں اس لئے کھاتے ہیں تا کہ تمہیں راضی کریں حالانکہ اگر یہ واقعی مؤمن ہوں تو اللہ اوراس کے رسول اس بات کے زیادہ مستحق ہیں کہ یہ اُن کو راضی کریں

يَحْلِفُونَ بِاللّٰهِ مَا قَالُوا وَلَقَدْ قَالُوا كَلِمَةَ الْكُفْرِ وَ كَفَرُوا بَعْدَ إِسْلَامِهِمْ وَهَمُّوا بِمَا لَمْ يَنَالُوا (التوبہ/ ۷۴)

یہ لوگ اللہ کی قسمیں کھا جاتے ہیں کہ انہوں نے فلاں بات نہیں کہی، حالانکہ انہوں نے کفر کی بات کہی ہے اور اپنے اسلام لانے کے بعد انہوں نے کفر اختیار کیا ہے۔ انہوں نے وہ کام کرنے کا ارادہ کر لیا تھا جس میں یہ کامیابی حاصل نہ کر سکے

يَحْلِفُونَ لَكُمْ لِتَرْضَوْا عَنْهُمْ فَإِنْ تَرْضَوْا عَنْهُمْ فَإِنَّ اللّٰهَ لَا يَرْضَىٰ عَنِ الْقَوْمِ الْفَاسِقِينَ (التوبہ/ ۹۶)

یہ تمہارے سامنے اس لیے قسمیں کھائیں گے تاکہ تم ان سے راضی ہو جاؤ، حالانکہ اگر تم ان سے راضی ہو بھی گئے تو اللہ تو ایسے نافرمان لوگوں سے راضی نہیں ہوتا

وَلَيَحْلِفُنَّ إِنْ أَرَدْنَا إِلَّا الْحُسْنَىٰ وَاللّٰهُ يَشْهَدُ إِنَّهُمْ لَكَاذِبُونَ. (التوبہ/ ۱۰۷)

]اور یہ قسمیں ضرور کھالیں گے کہ بھلائی کے سوا ہماری کوئی اور نیت نہیں ہے، لیکن اللہ اِس بات کی گواہی دیتا ہے کہ وہ قطعی جھوٹے ہیں۔

أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ تَوَلَّوْا قَوْمًا غَضِبَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مَا هُمْ مِنْكُمْ وَلَا مِنْهُمْ وَيَحْلِفُونَ عَلَى الْكَذِبِ وَهُمْ يَعْلَمُونَ۔ (مجادلہ/ ۱۴)

کیا تم نے ان کو نہیں دیکھا جنہوں نے ایسے لوگوں کو دوست بنایا ہوا ہے جن پر اللہ کا غضب ہے؟ یہ نہ تو تمہارے ہیں اور نہ ان کے اور یہ جانتے بوجھتے جھوٹی باتوں پر قسمیں کھا جاتے ہیں

وَيَقُولُونَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ وَهُمْ يَعْلَمُونَ (آل عمران/ ۷۵)

اور (اس طرح) وہ اللہ پر جان بوجھ کر جھوٹ باندھتے ہیں۔

وَجَاءَ الْمُعَذِّرُونَ مِنَ الْأَعْرَابِ لِيُؤْذَنَ لَهُمْ وَقَعَدَ الَّذِينَ كَذَبُوا اللّٰهَ وَرَسُولَهُ سَيُصِيبُ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ (التوبہ/ ۹۰)

اللہ جل شانہ کے ان ارشادات کے بعد راقم نے اپنی زبان سے محض تقیہ کے طور پر خود کو مومنین

کہنے والوں سے متعلق ارباب علم کے جن ارشادات کو ملاحظہ کیا ان کا ایک نمونہ پیش خدمت ہے۔ اہل علم ،،تقیہ،، کرنے والوں کا تعارف یوں کرواتے ہیں:

مخادعا لمن تخلص منه بالذي اظهر له من تقيته فكذالك المنافق (ابن جریر طبری/ بقرہ/۹)

جس سے ڈر ہو اس کو ،،تقیہ،، کے ذریعے دھوکہ دے کر ،،تقیہ،، کرنے والا بچ جاتا ہے اور منافقت کی بھی یہی صورت حال ہے۔

لا ينفق الا تقيته من المسلمين و رياء (تفسیر رازی/ التوبہ/۹۹)

وہ مسلمانوں سے تقیہ کرتے ہوئے اور ریا کاری کے طور پر خرچ کرتے ہیں

اذلقوا المؤمنين من اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اعطوهم بالسنتهم تقيته حذرا على انفسهم منهم فقالوا لهم قد امنا و صدقنا بما جاء به محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (طبری/ آل عمران ۱۱۹)

جب مؤمنین اصحاب رسول سے ملتے ہیں تو تقیہ کے طور پر اپنی جان بچانے کیلئے ان کے سامنے کہتے ہیں کہ ہم ایمان لے آئے اور تصدیق کی اس دین کی جو حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) لے کر آئے ہیں۔

وقد قال مجاهد ان هذا من صفته اليهود وهو بصفته اهل النفاق الذين كانوا أهل الشرك فاظهر و الاسلام تقيته من رسول الله و اهل الايمان به وهم على كفرهم مقيمون

(ایضا/ النساء/ ۳۸)

امام مجاہد نے فرمایا کہ یہ یہودیوں کی صفت ہے اور وہ منافقین جو مشرکین میں سے تھے ان کی بھی یہی عادت تھی کہ وہ تقیہ کے طور پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اہل ایمان کے سامنے اپنا مسلمان ہونا ظاہر کرتے اس حال میں کہ وہ اپنے کفر پر جمے ہوئے تھے۔

ويحلفون بالله انهم لمنكم وما هم منكم ولكنهم قوم يفرقون قال (الضحاك) انما يحلفون بالله تقيته (تفسیر ابن ابی حاتم)

وہ قسمیں اٹھاتے ہیں کہ وہ آپ میں سے (مؤمن) ہیں حالانکہ وہ آپ میں سے (مؤمن) نہیں لیکن وہ تفرقہ ڈالنے والے لوگ ہیں (التوبہ// اس آیت کی تفسیر کرتے ہوئے ضحاک) فرماتے ہیں کہ وہ تقیہ کرتے ہوئے اللہ کے نام کی قسمیں کھاتے ہیں۔

(ولكنهم قوم يفرقون) يخافون فيحلفون تقيته لكم (الوجیز للواحدی/توبہ/۵۶)

وہ تمہارے سامنے تقیہ کے طور پر قسمیں اٹھاتے ہیں تمہارے ڈر کی وجہ سے

يقولون بالسنتهم ماليس في قلوبهم)....انما يظهر طلب الاستغفار تقيته و خوفا و هذا في المنافقين (تفسیر سمعانی)

وہ طلب استغفار کا اظہار تقیہ کے طور پر خوف کی وجہ سے کرتے ہیں اور یہ منافقین کی عادت ہے۔

فيتظاهرون بالاسلام تقيته ملجا مكانا يلتجئوون اليه (الکشاف/توبہ/۵۸)

وہ بتکلف اسلام کا اظہار تقیہ کرتے ہوئے کرتے ہیں جائے پناہ کو حاصل کرنے کیلئے۔

لاينفق الاتقيته من المسلمين و رياء (ایضا/توبہ/۹۸)

وہ مسلمانوں سے تقیہ کرتے ہوئے اور ریاکاری کیلئے خرچ کرتے ہیں

(انظرونا نقتبس من نوركم) وذالك هو الخدع الذي يجري على المنافقين....وتلك حال كل من يعمل كارها غير معتقد فيه الصواب تقيته و مصائقه (المحرز الوجیز/نساء/۱۴۴)

اور یہ اس دھوکہ (کی سزا ہے) جس پر منافقین چلتے رہے۔۔۔اور یہی حال ہر اس شخص کا ہوگا جو صواب کام کو کرے اسے ناپسند کرتے ہوئے اور بغیر اعتقاد کے محض بچاؤ اور تقیہ کے طور پر

ويحلفون بالله.... يفرقون) يخافون منكم ان تفعلوا بهم ما تفعلون بالمشركين فيظهرون الاسلام تقيته (بیضاوی/التوبہ/۵۶)

وہ تم سے ڈرتے ہیں کہ تم ان کے خلاف بھی وہی اقدام نہ کرو جو مشرکین کے خلاف کیا ہے پس (اس ڈر کی وجہ سے) وہ تقیہ کے طور پر اپنے مسلمان ہونے کا اظہار کرتے ہیں۔

وانما ينفق رياء و تقيته يتربص بكم الروائر (بیضاوی/التوبہ/۱۰۱)

وہ تقیہ و ریاء کے طور پر خرچ کرتے ہیں تمہارے اوپر مصائب اترنے کے انتظار میں ہیں۔

(....قوم يفرقون) يخافون القتل و مايفعل بالمشركين فيتظاهرون بالاسلام تقيته

(مدارک/توبہ/۵۶)

وہ قتل ہونے اور جو کچھ مشرکین کے ساتھ معاملہ کیا جاتا ہے اس معاملہ کے کئے جانے سے ڈرتے

ہیں لہذا تقیہ کے طور پر اپنے مسلمان ہونے کا اظہار کرتے ہیں

لا ینفق الا تقیته من المسلمین و ریاء (ایضا/توبہ/۹۸)

وہ مسلمانوں سے تقیہ کرتے ہوئے اور ریا کاری کے طور پر خرچ کرتے ہیں

فیتظاہرون بالاسلام تقیته وھم یبطنون النفاق (البحر المحیط/توبہ/۳۴)

وہ تقیہ کے طور پر اپنا مسلمان ہونا ظاہر کرتے ہیں اور اپنے نفاق کو چھپاتے ہیں

لا ینفق الا تقیته من المسلمین (ایضا/ ۹۳)

وہ مسلمانوں سے تقیہ کرتے ہوئے خرچ کرتے ہیں۔

درج بالا ارشادات سے یہی واضح ہو رہا ہے کہ،،هُمُ الْعَدُوُّ فَاحْذَرْهُمْ،، میں اپنی زبان سے خود کو مومنین کہنے والا وہی گروہ مراد ہے جو صدر اول سے لے کر دور حاضر تک امت اسلام کے سامنے محض تقیہ کے طور پر خود کو مومن کہتا آیا ہے جبکہ حقیقت میں یہ دعوی محض دھوکہ دینے اور کسی خطرناک تباہی میں مبتلا کرنے کی غرض سے رہا ہے

عالی جناب!۔۔۔اس مختصر عریضہ میں مذکورہ بالا گروہ کی پوری تفصیلات تو عرض کرنا ممکن نہیں اگر آپ مناسب سمجھیں تو،،تفسیر آیات الرحمن فی کشف الکتمان،، کے ابتدائی دو حصے،،قرآن ہم سے کچھ کہتا ہے،،ایران اسرائیل اور امریکی کشمکش،،عریضہ کے ساتھ پیش خدمت ہیں ان کو ملاحظہ فرمالی جائیں۔پس جیسا کہ عرض کیا گیا کہ یہاں اللہ تعالی نے اپنی زبان سے خود کو مومن کہنے والے اسی دشمن کا تعارف کروایا ہے جو آج بھی،،تقیہ،، کے نام سے اپنے اصل عقیدہ کو بیان کرنے میں جھوٹ بولنے کو ثواب کا کام جانتا اور اسے اپنا دین اور ایمان کہتا ہے۔اب اگر آپ فرمائیں کہ اس سے مراد وہ نہیں کوئی اور ہیں تو عالم دنیا میں وہ گروہ دکھا دیں جو

(۱)۔۔۔،،نَشْهَدُ إِنَّكَ لَرَسُولُ اللهِ،، بھی کہتا ہو

(۲)۔۔۔اپنا اصل عقیدہ بیان کرنے میں جھوٹ بھی بولتا ہو۔

(۳)۔۔۔اس جھوٹ کی سطح اتنی بلند ہو جو،،کاذبون،، سے آگے،،لکاذبون،، کی حد بھی کراس کر جائے یہاں تک کہ،،وَاللهُ يَشْهَدُ،، یعنی ان کے جھوٹے ہونے پر خود اللہ کو اپنی گواہی پیش کرنے کی

ضرورت پیش آجائے۔

(۴)۔۔۔ان کے دل صحابہ کرام کی دشمنی سے بھرے ہوئے ہیں،

هُمُ الَّذِينَ يَقُولُونَ لَا تُنفِقُوا عَلَىٰ مَنْ عِندَ رَسُولِ اللَّهِ حَتَّىٰ يَنفَضُّوا (منافقون/۷)

(۵)۔۔۔صحابہ کرام پر تبرا ان کا خاص مشغلہ ہے۔

يَقُولُونَ لَئِن رَّجَعْنَا إِلَى الْمَدِينَةِ لَيُخْرِجَنَّ الْأَعَزُّ مِنْهَا الْأَذَلَّ وَلِلَّهِ (منافقون/۸)

بھلا یہ ممکن ہے کہ اللہ تعالی کسی گروہ کے بارے میں امت کو یہ ہدایت دے کہ یہ تمہارے اس پائے کے دشمن ہیں کہ گویا ان کے علاوہ کوئی دوسرا دشمن ہی نہیں۔۔لیکن وہ دشمن ہے کون؟ اس کی وضاحت ہی نہ کرے۔۔۔۔یہاں تک کہ آج تک پوری اس دشمن کی واقعی شکل عالم مشاہدہ میں دیکھ ہی نہ سکے؟

مزید یہ کہ اللہ تعالی یہ امر جاری فرمائے کہ،،فَاحْذَرْهُمْ،،یعنی ان سے بچ کر رہنا۔۔۔مگر کن سے بچنا ہے؟۔۔۔وہ تو حضور کی امت میں سے کسی ایک کو بھی پتہ نہیں۔۔۔۔یقینا یہ بات کسی عام عقلمند آدمی سے بھی ممکن نہیں چہ جائے کہ اللہ کریم کے بارے میں اس کا تصور کیا جاسکے!

ان معروضات کے بعد راقم انتہائی ادب کے ساتھ انجناب کی خدمت میں التجا گزار ہے کہ

1۔۔۔کم ازکم ایران کہ جس کا سرکاری دین اثنا عشری ہے آپ ان کو مسلمان تو نہیں جانتے البتہ آپ امریکہ جیسے شیطان اکبر کے مقابلے میں ان کو چھوٹے درجے پر رکھتے ہیں یہ آنجناب کا اجتہاد ہے یا اس بارے میں دلیل شرعی موجود ہے؟

2۔۔۔اگر اس باب میں آپ کے پیش نظر کوئی دلیل شرعی موجود ہے تو وہ اعتقادی مسائل ثابت کرنے کی استعداد رکھتی ہے؟

3۔۔۔کیا آپ کے پیش نظر دلیل درج بالا قرآنی آیات جیسی،،صریح الدلالت والثبوت،،ہے؟

4۔۔۔درج بالا آیات میں جن کو اہل اسلام کا سخت ترین دشمن دکھایا گیا کیا قرآن کریم کی ان نصوص میں ان کو یہود ونصاری وغیرہ کے تعارف سے پیش کیا گیا ہے؟

5۔۔۔اگر نہیں بلکہ ان کے خود کو مومن کہنے کی تصریح موجود ہے تو کیا خاصہ کا درجہ رکھنے والی

علامات سے ان کو واضح نہیں کر دیا گیا؟

6۔۔۔،،لکاذبون،،جیسا تقیہ اور،،اذل،،جیسا صحابہ کرام پر نقل کیا گیا تبرا کیا ان تشیع کے علاوہ اور کسی دین میں بھی پایا جاتا ہے؟

7۔۔۔کیا علم تفسیر کا یہ مسلمہ اصول نہیں کہ جہاں علامت پائی جائے گی وہاں حکم بھی پایا جائے گا؟

8۔۔۔جب خاصہ کا درجہ رکھنے والی علامات سے ان کو اس ذات نے پوری طرح بے نقاب دکھا دیا ہے جو کہ دل کا پورا حال جاننے والی ہے تو پھر آخر وہ کون سی وجہ ہے جس کے باعث اللہ کے ارشادات کو نظر انداز کیا جا رہا ہے؟

جہاں تک ہمارا خیال ہے تاریخ ایک بار پھر دھرائی جا رہی ہے۔دور حاضر کے ابن علقمی پر امت مسلمہ نے اسی طرح انکھیں بند کر کے بھرپور اعتماد کر لیا ہے جس طرح کہ ماضی کے بغداد میں انکھیں بند کر کے خلیفہ وقت نے اس پر اعتماد کر لیا تھا۔

دوسری جانب دور حاضر کے ابن علقمی نے گریٹر اسرائیل جیسے ہلاکو طرز کے خونی بھیڑیے کو امت مسلمہ پر مسلط کرنے کی راہیں تقریباً ہموار کر لی۔

اب کی بار ابن علقمی پر اعتماد کا جو خول چڑھا دیا گیا ہے اگر کوئی درد دل رکھنے والا مسلمان نقار خانے میں طوطی جیسی صدا لگا تا بھی ہے تو اسے شہرت یافتہ عالموں کے خطابات سے ایسی سزائے عبرت دی جا رہی ہے کہ دیکھنے والے خوفناک انجام سے لرز کر زبان بند کر لیں

اللہ کریم کی اپنی شان ہے ہو گا وہی جو اللہ تعالیٰ چاہے گا ہم میں سے ہر کوئی امتحان میں ہے کون پاس ہوتا ہے اور کون فیل فیصلہ عدالت میں ہو گا